
AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ لکھنؤ
अख़बार अवधपंच लखनऊ
مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد حسین

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جناب حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی کتاب مجربات تلسی کا نسخہ بطلاوہ کرنے کے ہیں جو یونانی اور ڈاکٹری ہر ایک بیماری کا علاج بتایا ہے عمل کیجئے تو قابل ہیں اور گروہ جانیں سے تو اسکے ذریعہ علاج ... سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے ہیں ہر مرض کے وہ دوا ... جو گھر میں تیار ہو سکتے ... [illegible] قیمت فی کتاب مجلد ۱۱ علاوہ محصول۔

[illegible]

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ شہر یو پی

طب یونانی - ویدک
ہومیو پیتھک - ہائڈرو پیتھک

کی تعلیم اور سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے سہل قواعد و علاج غسل کے قواعد و فہرست کتب و سامان اودھ پنچ کا حوالہ دے کر مفت طلب کیجئے

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ ہائڈرو پیتھک

انسٹی ٹیوٹ میرٹھ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

جھپو

یہ پُر ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اسکے صفحات بطور فائل علحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ ابتداے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا۔ لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر

منیجر اودھ پنچ

فرنچ طلا

[illegible] لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور یہ قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور ملذذ بھی ہے تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور بعد اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت پانچ روپیہ [illegible] نمونہ کا بکس صرف عہ مع محصولڈاک۔

ماربل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برھما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجیب دلچسپ [illegible] اور شاعری کا [illegible] قیمت [illegible] [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا
سدا سندھو
بالا نوبان کی دوا

[illegible] کھانسی۔ سیف۔ دودھ ... سنگرھنی۔ اسہال ... کو دور کرنے ... بچوں کے ... دست دودھ [illegible] وغیرہ کی ایک بے مثال دوا ہے جس کے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پلا دیجئے ... قیمت فی شیشی ... بارہ شیشی ایک ساتھ خریدنے ... محصول معاف۔ ہر ڈاکٹر حکیم ... عطاروں ... مفت دے گا۔

دودھ رنگ کیسری نیلی دار کی دوا

کھانسی ... صرف ... گھنٹہ میں آرام کرتی ... ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ... بارہ شیشی ایک ساتھ منگانے سے ... ڈاک خرچ معاف۔

بال سدھا

[illegible] بچوں کو [illegible] اور طاقتور بنانا ہو تو اس ... دوا کو منگا کر پلانا چاہیے۔ فی شیشی ۱۲ ڈاک خرچ

بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت دے گی ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ: **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

شاعری جزولیست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور قادر الکلام خوش گو شیوہ بیان شاعر جناب پیارے صاحب رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر المسمی بہ حضرت رشید مع انتخاب مرثیہ و رباعی و قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ مولفہ سید آغا شہر لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں۔ آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک موقر فرد تھے یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر واضح خط میں صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے۔ اصناف سخن کے مختلف نمونہ اس میں موجود ہیں ادب اردو کے نازک پہلو دکھائے گئے ہیں۔

قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۸ نمبر ۴۶

مضامین غیر

مورخہ ۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۲۳ء

انڈے

پہ منگ تو ہیں مردم بیمار کے انڈے
سب کتنے ہی ہوتے نہیں اشجار کے انڈے
بہتر سے یہ جاتے ہیں بیگار کے انڈے
حکام کے کھانے سے جو بچ جاتے ہیں سو ہیں
عاشق کو یہ جس حکیموں نے غذا دی
مستی میں ہے آنکھ کے ڈربے سے نکل کر
وہ آبلے مجنوں کے کف پا میں نہیں ہیں
ہو بھی جو خلافت سے نوابوں کی حقیقت
واعظ! یہ منبر پر گنگ وہ خر ہیں
حسن نہ بچن نظم ہے پرواز طبیعت
جارے کوئی کتنا ہے انھیں کوئی ستارے
دے جنھیں کہتے ہو فن کے پینظارے
جو شکل عمارت میں نظر آتے ہیں ہر روز
ہر بچہ ہوا قاتل و جلاد نکل کر

اور خال سر بازار کے رخسار کے انڈے
ہیں کتنا ہوں دیتے ہیں وہ اشعار کے انڈے
اور گھر سے منگاتے ہیں زمیندار کے انڈے
آتے ہیں وہ سرکار میں جبدار کے انڈے
کھایا کرے وہ بلبل بیمار کے انڈے
خاکی ہوئے یوں مردم بیمار کے انڈے
نکلے ہیں یہ پہنچے سے دل زار کے انڈے
بولا کہ یہ ہیں ابر گہر بار کے انڈے
ہیں ہیں تو یہ جبہ و دستار کے انڈے
اشعار ہیں سب طائر افکار کے انڈے
رکھے ہیں فلک پر جو شب تار کے انڈے
بچے ہوا دیتے ہیں آپ تو اخبار کے انڈے
در اصل یہ ہیں گنبد دوار کے انڈے
نکلا ہے جو مشرق خونخوار کے انڈے

تسکین نہیں ہوئی

مکرمی پنچ سلامت! جواب استفسار شمیم صاحب بابتہ شعر

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام   ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

گزشتہ جناب منشی عبدالقیم صاحب احمدی بی۔ اے ۱۶ر نومبر کی اشاعت میں نظر خاکسار سے گزرا ممدوح نے جو کچھ بھی نکتہ نگاہ کو خوبی خاطر رکھ کے ارقام فرمایا اُس سے شاید مستفسر صاحب کا اطمینان ہو گیا ہو مگر میری سمجھ ناقص میں تشفی نہیں ہوئی شعر مندرجہ میں ہفت صد ہفتاد قالب دیکھنے اور سبزہ کی طرح بارہا روئیدہ ہونے کا ذکر ہے میرے خیال میں متعدد بار قالب دیکھنا اور مثال کے طور پر سبزہ کے مانند بار بار اُگنے سے تبدیلی قالب سے مراد ہے جب روح نے ایک قالب سے مفارقت کر کے دوسرا قالب اختیار کر لیا تو مسئلہ تناسخ عارض ہو گیا کیونکہ روح ایک لافانی شے ہے فنا کا تعلق صرف قالب عنصری ہی تک محدود ہے جب روح کا ظہور کسی دوسرے جسم یا قالب میں ہوگا تو اُسے لا محالہ نیا جنم ماننا پڑے گا۔ خود صاحب جواب استفسار کو تسلیم ہے کہ

"انسان کے جسم کا ہر ذرہ ہر آن میں تغیر پذیر ہے اور ایک قلیل عرصہ میں تمام کا تمام قالب فنا ہو کے نئے ذرات سے ترکیب پاتا ہے"

بس اسی امر کو ہم لوگ اپنی اصطلاح میں آواگون یا تناسخ کہتے ہیں براہ نوازش شعر مندرجہ صدر کا مطلب جناب منشی صاحب موصوف ذرا وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں تاکہ مجھ ایسے معمولی عقل و فہم کے آدمی کو کچھ اشتباہ باقی نہ رہے زیادہ نیاز۔

راقم آپکا خادم دیپ سنگھ از مقام گوری

تم ترقی نہیں کر سکتے

نمبر ۲

اے نفس تجھ سے سمجھے مردود! پھر وہی دقیانوسی خیال۔ تو کوئی شیطان ہے جو بنی نوع انسان کی بہتری کا ازلی دشمن ہے اچھا تم ضد تو ہی میں تیرے علی الرغم خیال کا ٹٹو آگے بڑھاتا ہوں۔

اے دل بیتاب کوئی وجہ نہیں کہ میں مولوی نہوں اور دنیا قدر نہ کرے ابھی مولوی بننے کیا دیر لگتی ہے۔ ایک چاندنی بچھی پرانی سر سے لپیٹی کھونٹ سے اور بچی اور ادھر یعنی داڑھی بڑھائی تسبیح ہاتھ میں لی تھوڑے دنوں لسن کا ضماد پیشانی پر کیا۔ لٹھا پڑا نخاس سے کرم خوردہ مولی مولی کتابیں ردی کے بھاؤ خرید کے گھر میں ڈھیر کر دیں۔ عین اور حائے حلقی کو مخرج صحیح سے نکالنے کی مشق بڑھائی۔ اللہ اللہ اب کیا پوچھنا ہے۔ تفسیر کا ذکر آیا اور ابن عباس بن بیٹھا۔ فقہ کا چرچا ہوا اور امام اعظم سے دو ہاتھ آگے بڑھ گیا۔ اخبار کی بحث چھڑی اور ابوالحسن مالکی کو سبق دینے لگا۔ تصوف کے مسائل میں جنید بغدادی سے شانہ بھڑا دیا۔ عروض میں خلیل سے ایک وتد کا فاصلہ زیادہ طے کر گیا۔ عبادت میں فضیل بن عیاض کا ثانی عقل حدیث میں علی المدینی کا نظیر۔ سرعت خطابت میں ابوبکر خطیب کا اُستاد کلام میں امام ابوالحسن اشعری کا ہم پایہ نحو میں سیبویہ کا پشت۔ آداب صحبت و محاضرات میں ابوالفرج اصفہانی کا شریک غالب۔ نجوم میں ابو معشر کا ہم مقدار طب میں رازی کا مانند اور بلاغت میں ابن قریہ کا سہیم۔ نظم الامثال میں متنبی کا مثیل جدل میں نسفی کا استاد کتابت میں ابن بواب کا ہم قلم وعظ میں ابن جوزی کا ہم منبر جامعیت میں امام فخر الدین رازی کا ہم جماعت۔ ریاضی میں ابن ہیثم کا حریف منطق میں نجم الدین کاتبی کا ہم ضبس۔ لغت میں ابوالعلاء معری کا وصی مطلق۔ معقولات و منقولات کے انتخاب میں امام غزالی کا جانشین۔ روایت حدیث میں ابوہریرہ کا نائب مجاز۔ اسکے ساتھ ہی کذب و دروغ بافی میں ابوالحسن بکری دجال کا وزیر و جرم خلاف فطرت میں ابونواس۔ طمع میں اشعب کا ہم شرب غرض یہ کہ بندہ کو تمام ہونگا۔ غرض کہ

درست کرنے کی ہمیں مہلت دنیا ہوشی کو مانتی ہے ذہل طلب نہیں کرتی۔ خدا بھلے مولوی ابوالکلام صاحب کا جو نہ شہرت کا ایک نیا مدہ تصنیف کر چکے ہیں کوئی گدی خالی ہوتی اور بندہ نے اسپر قبضہ کیا ورنہ اللہ آباد کے فرنگی محل کو جب بندہ حرفن میں طاق سے آگیا انکے توسل سے مرغن کی دعوتوں میں بندہ کو جگہ ملنے لگی۔ ابھی گئے گی اور ملوے کی خصوصاً ربیع الاول شریف کے مبارک مہینے میں رمضان مبارک کے فاقوں کا بدل تو تکلیف ضرور ہی ہوجائے گا ہر چند کہ ایک راوی نے ابھی صرف تین دعوتوں کی روایت سنائی ہے مگر وہ رزاق مطلق ہے

بناداں آں چناں روزی رساند
کہ دانا اندراں حیراں بماند

ہنوز لقمہ دردہاں تھا کہ پھر حیرت کرا کی دستی چھپی۔ بھانپ میں دما ڈھچی ایک خبیث نے سر نکالا اور کہا

"تم ترقی نہیں کر سکتے"

ہائے چچیننہ میں کنکر۔ کباب میں ہڈی۔ مزا کرکرا۔ لذت ادھوری۔ ظالم خدا سے ڈر۔ عالم خیال میں بھی کامیابی و ترقی سے ہم آغوش ہونے نہیں دیتا کیسا اندھیر ہے۔ "اسے او شیطان بتا تو سہی آخر مجھ میں کیا خرابی ہے؟"

جواب "تم نے پہلے کیا ارادہ کیا تھا؟"

میں "لیڈر بننے کا"

جواب "جو لوگ لیڈر ہیں انھوں نے کیا پایا"

میں "ترقی"

جواب "غلط۔ بالکل غلط۔ ہونہار لیڈر وہ درخشندہ بن سکتا ہے جو بقول بد سطر دنیا کی اپنی رائے پر چلانے کی کوشش میں کامیاب ہوجائے"

تو خود دوسروں کا مقلد ہے تجھے ترقی نصیب نہیں ہوسکتی وہ لیڈر نہیں جو ہوا کا رخ دیکھتا ہے وہ تو عوام کا غلام ہے بارش میں بلبلوں کو بنتے بگڑتے دیکھا ہے۔ ایسے لیڈر بھی بلبلے ہیں جو ایک بوند سے پیدا ہوں اور دوسری بوند پڑتے ہی غائب۔

میں "اچھا ترقی کی دوسری تدبیر یعنی اخبار نویسی"

جواب "آجکل یہ بھی عوام کی غلامی میں شامل ہے خلائق کا ترجمان ایک نشتر زبان ہے اور ان کا قلم ایک اشارہ سے

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

عوام ہی خاطر شکنی گوارا نہیں کرتے اور بی اے اختلاف رائے کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وی پی کے پیکٹ ہر روز واپس۔ چٹھیاں چلی آتی ہیں بھی آپ کے پرچے ہیں ہوتا ہی کیا ہے سنی شیعہ کی گام گھوج ہے۔ ہندو مسلمان کی دھر پکڑ۔ اسلام کی شان سے محروم۔ اسلام کے نام سے ناآشنا۔ املا غلط۔ انشا غلط۔ طرز عبارت ایسا جس کو مبتدا خبر کی تمیز مشکل۔ سڑی سڑی نظمیں بھری ہوئی ہیں جنکا مطلب آپ ہی جانتے ہونگے۔ کاغذ واہیات۔ لکھائی چھپائی خرافات۔ بزدلی کا یہ عالم کہ سرکار کو مغلظات گالیاں دیتے جان سر کھی جاتی ہے۔ خوشامد کا یہ حال کہ لوگوں کی ادنےٰ سخاوت پر قصیدہ لکھے جاتے ہیں۔ چار ورق کا حجم ہے وہ بھی حضرت ناصح کا نصیحت نامہ بکر نصیحت کرتے ہیں اور خود بے تن فضیحت ہیں۔ بندۂ خدا تم نے سمارنپور کی بغاوتی میں قوم کا ساتھ نہیں دیا۔ آگرے کی دھینگا مشتی میں کنّا کاٹ گئے۔ اجمیر میں پشت دکھائی۔ جزیرۃ العرب کے جھگڑے میں زیادتی کی کوشش نہ کی۔ بھلا کس منہ سے اخبار نویسی کا دعوے کرتے ہو۔ اور ہاں یہ تو اب یاد آیا۔ تم وہی تو ہو جس نے فلاں مرشد زادہ صاحب کی جوع البقری کا افسانہ لکھا تھا۔ ڈھیلے مولانا کی درگت میں روڑا اٹکا یا تھا۔ اے شخص تو ہی انصاف کر کہ عوام کی غلامی ہے یا اخبار نویسی۔ اگر ایک اخبار نویس اپنے ملک کا خیر خواہ ہے اور ملک کی اصلاح کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تو اُسے ہر معاملہ کو عمیق نظر سے دیکھنا لازم اور خالی الذہن اشخاص کو جو خالی کے بینگن ہوتے ہیں زود کاری سے بچانا واجب ہے۔ تاکہ انکے ذہن کی اصلاح ہو سود و زیاں سے آگاہ ہوجائیں اور بے سوچے سمجھے کسی غار میں نہ پھاند پڑیں جن لوگوں نے اپنے قلم کو عوام کی خواہش کا کوڑیا غلام بنا یا ہے انکی ترقی بھی جھٹ پٹے کی دھوپ اور جھنگی کی چھاتی جلتی پھرتی چھاؤں ہے جب تک کشش خلافت کا زور ہے اس وقت تک مانگ بیا تمک ہے ادھر

شور شوں کا دور ختم ہوا ادھر قلم پہ شیفتگی اٹھتے آوے بیٹھتے فریاد۔ مگر تعلیم عام ہوتی صحیح دستمیک پرکھنے کا مادّہ عوام میں ہوتا تو یہ بلا پیچھے نہ پڑتی۔ اب بقول ہمارے کے کس کے پیچھے کس کی تاپا بلایہ میں یہ اخبار نویسی کر جانتے ہو۔ مولوی بنتے ہو کیا خرابی ہے تم کہتے ہو کہ عوام جاہل ہیں اور جاہل فریبی کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ اگر میں چاہوں تو مولوی بن کر خاصی ترقی کرسکتا ہوں"

جواب "

تحفہ گفت من شرم بسیار کر
از شما یک تن نہ دست اسرار جو

بابا یک من علم را دہ من عقل باید۔ عوام جاہل ہیں مگر ایک عالم کا امتحان کو خوب جانتے ہیں۔ بناوٹ اور اصلیت کو فوراً تاڑ جاتے ہیں۔ بالفرض وہ جاہل اور بیوقوف ہیں لیکن تم اپنے ہم پیشہ لوگوں سے بیخبر کیوں ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ جب دو فاضلوں کا ایک ہی فعل پر نزعہ ہوگا تو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر نہ کرے گا۔ ابھی گئی گئی تو پھر کبھی نہ مولوی کی

صدائے ملت

اگر آپ تازہ ترین خبریں۔ اسلامی ممالک کے خاص حالات بلاد اسلامیہ کی خصوصی ڈاک کے وقتاً فوقتاً انگریزی عربی اخبارات کے بیش ترجمے پڑھنا چاہتے ہیں یا علاوہ ازیں کی خاص خبریں جمیعۃ علماء ہند کی عملی کارروائیاں ہندی اور شدھی سنگھٹن کے متعلق ملت اسلام کی خاص آواز سننا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الامان منگائیے جس کے اڈیٹر حضرت مولانا محمد مظہر الدین صاحب ہیں اور آپ کا زور قلم اس اخبار کی کامیابی کی کافی ضمانت ہے۔

سالانہ قیمت چھ روپے (ے) ششماہی تین روپیہ چار آنہ اور سہ ماہی عار ے۔

نوٹ:۔ نمونہ کے لیے سوا آنہ کا ٹکٹ ارسال کیجیے منی آرڈر کے ساتھ درخواست خریداری بذریعہ منی آرڈر ارسال کیجیے تو اخبار جلد روانہ ہوگا اور خرچ وی پی بھی نہ دینا پڑے گا۔

المشتہر:۔ منیجر اخبار الامان دہلی

مسجد کوئی خانقاہ کوئی دردسران سے خالی نہیں۔ امامت مسجد کے لیے اس طرح لڑتے ہیں جیسے کوئی اپنے باپ کی میراث پر لڑے۔ خانقاہوں کی صدارت پر یوں جھگڑتے ہیں جیسے مصر کی تعداد پر عرب کی بیرہ۔ ان کی آن میں فاسق بنا دینا کفر کی نسبت دے دینا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ سنیوں نے برملا تبرّا کیا اور کسی شش کی بنیاد ڈالی جس میں مولوی پولیس بنیں۔ شیعوں نے ادھر تو جھکی ہے۔ سایۂ ترقی صرف مردوں کا عاقبتی جوڑا اور میووں کی نذر و نیاز ہے۔ اس تنگ چادر میں تنی وسعت کہاں سے آئی کہ چرنے کا کان ہو جائے۔ ؎ ہش ہش

میرے کان میں گھس

الغرض جمعیت علمائی عوام سے راضی ہوئے تو اسلامی ہو نجات طعنا ناراض ہوئے تو پاتال کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں اخبار نویسی اگر نادہند خریداروں اور زبانی قدرشناسوں کی لت روندن سے محفوظ ہو؟ تو وہ بھی عوام کی زرخرید لونڈی ہو کے جیے گی۔ مگر سسکتی ہوئی ؎

اگر یا مذہب اندیشے دیگر نمی ماند

رہی عورت تو وہ حسد جھگڑ کا میدان ہے جس میں کوئی دوڑنے والا اپنی ہار نہیں مانتا۔ اور درحقیقت ہر ایک کا گھوڑا بھی کرتا ہے بھلا بتاؤ تو بھی ان پیشوں میں ترقی کی تفصیل کیونکر ہو سکتی ہے یہ جواب سن کے بندۂ من سے ہو گیا واقعی معلوم ہوتا ہے کہ حکم غائب دیتا کہ ہر ایک کام میں دخل اور شرکت رکھتا ہے میں نے کہا بہتر ہے تم پیشہ سہی میں طبابت شروع کر دوں گا وہ شہ

یہ پیشہ عجیب و غریب ہے۔ بظاہر کو مرض سے وہی نسبت ہے جو جسم کو روح سے۔ مرض کے بگاڑنے جو بگاڑا کچھ نہیں بگڑتا مگر مرض صاحب جسم کی صورت ہر وقت بگاڑ سکتے ہیں اور جب مرض کے ساتھ جسم کا جوہر اڑ جاتا ہے تو پھر شکایت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے نہ برے والیں آئینگا۔ بدنامی کی بو پھیلائے گا کوئی زیادہ ساز و سامان کی ضرورت نہیں۔ شہرت و اشتہار کے معمولی ٹھاٹھ درست کیے مطلب کا کمرہ کھولا۔ کہاروں کے اڈے پر پہنچے اور کہہ دیا یار ہمارا تم پانچ چار ڈولیاں سویرے سویرے ڈال کے مطلب میں لے آیا کرو فی ڈولی چار آنے ملیں گے۔ ایک عطرانی کے ہاتھ میں قارورہ تھما دیا اور ہدایت کر دی کہ جب تک مطلب برخاست نہ ہو برابر قارورے کی ڈگڈگی بجایا کرے۔ اچھے بھلے مگر غریب محتاجوں کو بلا یا دو پیسے روز مقرر کر دیے۔ ان کا کام صرف کھانا کھانا کراہنا ہے آئینگے لٹھیا ٹیکتے آہ اوہ کرتے جائیں گے ہنستے کھلکھلاتے قہقہہ لگاتے گویا مسیحا کی صورت دیکھ لی اب مرض کہاں۔ ہوٹلوں کے خانساماں کسی قدر زیادہ توجہ کے مستحق۔ گورے چٹے والے کالے طبیبوں کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے خانساماں کی وساطت اور اپنی فیس خدمتگاری کی سخاوت سے میم لوگوں اور صاحب بہادروں میں در خور ہونا بڑی بات نہیں۔ کسی رئیس کے محلے والے اگر میسر

آ جائیں یا خدمت گھیر لائے تو کسی طرح انکو صحت حاصل ہونی چاہیے۔ اگر زندگی میں صحت ہو گئی تو سبحان اللہ دید کا سپاہی بچا پورا خاندان مستحکم ہو گیا اور اگر مرگ نے شفاء سے عاجز کیا حمایت فرمائی تب بھی مضائقہ نہ ہارو حضرت ؎

مرگ سے کس کو رستگاری ہے

واللہ ملک الموت سے اور مجھ سے اس ہونے والے نے سال بھر تک کشتی لڑوائی یہ غریب سال بھر جیتے جی شفا یاب ہو کے ہمیشہ منزل پہنچ گیا ہو رہا۔ مگر میں نے نہ جانے دیا۔ کام کرتے رہتے ہیں کبھی کبھی کسی بڑی بارگاہ میں رسائی ضرور ہو جائے گی جو بندہ یا بندہ۔ دنیا ہوس کا ہے اگرچہ نوے کے بعد وقوف و قوت کے بعد انحطاط انحطاط کے بعد بجز مرگ کوئی چارہ ہو چارہ انسانی عمر کا نہیں ہے تاہم خصوصاً ایک دولتمند کا جی مرنے کو نہیں چاہتا ادھیڑ پنے کے ساتھ ہی بڑھاپے ہونے پر بھی راضی نہیں ہمیشہ جوان رہنے کی طمع اگر باقی ہے تو اس جانب کا وجود ڈیوڑھی پر ضرور ہے سانپ کی کھوں بچھو کا منتر ہرنی کا گاجا سنکھیا کا ظلا۔ شنگرف اور ہر تال کا کشتہ از قبیل ہو کچھ اس ہوس جوانی کو بڑھائے وہی کام کی چیز ہے۔ نوکر ہیں رئیس کے اور خدمتگار ہیں سائیس کے ہر ایک صاحب ممنون احسان ہے۔ باہر اندر تک

ہر شخص کی کمزوری کے شریک چلے جاتے ہیں۔ روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے یہ کہ آج سے نا ممکن ہے کہ شعر شعرائے جیسا دہ پنڈت موتی لال نہرو زمین پر قدم نہیں رکھتے۔ تم ہمارے شہر میں ہیں کوئی ایک جاہل موجود ہے جنہوں نے فنانی خوبی اتنے پاؤں اور دماغ کے زور سے شہر مریضوں کے گھر پہ جینوں مگر زمانی ہے ہم بھی عقل رکھتے ہیں ترقی کے زمانے میں معلوم ہے ہم یہ چلن اختیار کریں تو کیا ہم ترقی نہیں کر سکتے
جواب۔ میاں بیوقوف چپ رہو۔
"تم ترقی نہیں کر سکتے"
میں۔ کیوں؟
جواب۔ اس قدیم فن کو خود اہل فن نے ایسا گرا دیا ہے کہ اٹھنا محال ہے ایک زمانہ سے کمال کی جگہ نقصان نے حاصل کر لی ہے۔ بے کھٹی کے باعث نقصان ہوتے ہوتے اب ذی کمال فرد پیدا ہونے موقوف ہو گئے جیسے کتاب اور آٹے پر نظر ہو کے کمیاب ہو جاتی ہے۔ قدر کمال تو دنیا میں موجود ہے مگر کمال کی بے نیازی کا تقاضہ یہ نہیں ہے کہ ہر جگہ کھٹ پر انسان جبیں سائی کرے یا وہ کمال ذری کے گرجوں سے آسمان میں تھگلی لگائے۔ پس ہر جگہ ناقصوں کی فراوانی ہے اور ناقصوں سے کہ گر دنا ناقص تر نکلتے چلے آتے ہیں۔ صرف چند تجربات پر کمال کی زندگی قائم ہے۔ تجربات ہمیشہ سینہ کے صندوق میں بند رہتے ہیں اور پھر قبر کے سینے میں بند ہو جاتے ہیں۔ تمہارے قبضہ میں تجربات نہیں ہیں لہذا ظاہری تیمم نام یا رکا نداری سے تم فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

اے میرے اسد کس جنجال سے سابقہ پڑا ہے جو بات اپنے لیے تجویز کرتا ہوں اس میں بیچ نکالتا ہے خدا اس سے بچے۔
میں۔ خیر میاں یہ تو بتاؤ اگر کسی امیر کی مصاحبت کروں تو ترقی ہوگی؟ مصاحبت کے تمام خرافات میری ذات میں کمال ہیں۔ شاعر بھی ہوں مسخرہ بھی ہوں مزاح گوئی میں بھی کمال ہے۔
جواب۔ یہ سب کچھ ہے مگر تم ترقی نہیں کر سکتے۔
میں۔ کیوں؟

جواب۔ اس لیے کہ آج کل امیروں کی مصاحبت صاحب ان کمالات پر موقوف نہیں ہے آپ جیسے بزرگوں کی شہرت ہی ہوگئی ہوتی ہے۔ رنڈی بازی بھی جو کہ ایک کمال ہے۔ آج ہمارے امیر دنیا میں عنقا ہیں جو ایک غریب کی قدر اس کے ذاتی کمالات پر کرتے ہوں خالی خوشامد ہونے سے کام نہیں چلتا۔ کیا وہی ہو مکار بھی ہو خوشامدی بھی ہو نا شکرا بھی ہو۔ بے حیا بھی ہو۔ بے مروت بھی ہو بے ایمان ہو۔ بدکاری میں بھیڑیا ہو۔ جوتی بردار ہو۔ تمہاری یہ حالت ہے کہ میں نے کہا تم ترقی نہیں کر سکتے لاکھوں صلواتیں سنا دیں۔ عزیز من یہ وہ پیشہ ہے جس میں زمینوں اور بھڑووں کی جوتیاں کھانی پڑتی ہیں۔ سیکڑوں رئیس بھانگ کے مصاحب اس وقت میری نگاہوں کے نیچے پھر رہے ہیں اور دیکھا جو شیا بہوس تنگ رہیں انکے تمام مصاحب رنڈی باز کیوں ہیں اس لیے کہ راجہ صاحب رنڈی باز ہیں۔ آپکی تکمیل اس وقت زنان بازاری کے ہاتھ میں ہے۔ جو لوگوں کا سامنے کھڑا ہونا مشتبہ ہیں کہ اگر وہ آپ کے دستر خوان کی زینت آپ کی محفل کی رونق آپ کے ہم پیالہ ہم نوالہ ہیں۔ آپ نے اپنے بعض غریب بھائیوں کو جو دی قرار دے کے دیسا نکال باہر کیا کہ سڑک پر جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ مگر دیا تڑوں کڑوں بھڑووں کی پرورش کا ٹھیکہ لیا اور خواست کرکے دیجاب یعنی شیطان کی درگاہ سے حاصل کیا۔ (باقی آئندہ)

راقم

فلاسفر

معارضہ بالمثل

سیاست سے مذہب کی چٹیا دبی
تو بننے لگے پھر نبی پر نبی

کسی شخص نے ایک ظریف سے کہا: حضرت میں آپ سے ایک چھوٹی سی بات کہنا چاہتا ہوں۔
ظریف نے کہا: ابھی بڑھنے دیجیے کہنے کے قابل تو ہو جائے۔
سنتے ہیں کہ مصر میں کوئی بزرگ نبوت کے

مدعی ہیں۔ آپ کو صرف اسقدر معلوم ہونا ہے کہ ستمبر یا اکتوبر میں آپ کی بعثت ہوئی یعنی ابھی بات چھوٹی ہے قابل پرورش ہے جب بڑھ کر پروان چڑھے گی تو کہنے کے قابل ہوگی۔ غیر مصدق سودائی کے پندرہ میں پیدا رہنے والوں کو اگر سنسنی خیز بات ہو یا مصدقہ کا پرچار ہو جائے تو کچھ عجب نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ناوہ میں ایک پنڈت پرشوتم دیوست دھاری ماموری اللہ نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ ناوہ وہ مقام ہے جہاں کے کاریگر صنعت نامام ہیں بدنام ہیں اور جب کوئی کام کسی ناداری سے بگڑ جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ آپ کی کچھ نہ پوچھئے آپ ناوہ کے کاریگر ہیں۔ آپ صرف اتنی دو تار ہونے ہی کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آپ نے مرزا صاحب قادیانی آنجہانی سے انکے انتقال فرمانے کے بعد معارضہ بالمثل فرمایا ہے نئے شاید مصدقہ کا ذکر بھی رکھتے ہیں جب بات بڑھ کے پکی پڑھی خبر نشر ہو جائے گی تو پرانا دین حقیقی نام کی ایک کتاب یا پوتھی لے کے آپ کو کھلا نزول اجلال فرمائینگے۔ اختلاف روایات

ذیشان برقی قوت عالی حب عنبری

مقوی دماغ و حافظہ بینی دو کا بینج قلب مانع اختلاج و خفقان، سیف دوارت غریزی۔ بحافظ حواس و اصلی روح حیوانی و نفسانی و طبعی، مقوی معدہ، بہشتی طعام، باہضم، مانع قبض، مصفی رنگ، مولد منی، خون مقوی اعضاء رئیسہ و اعصاب جمیع و مقوی جگر گردہ و مثانہ، نشست و کمر مقوی باہ، مولد و ممسک، دافع جریان و کثرت احتلام، مانع ضعف باہ و کمزوری وغیرہ

حکیم سید فضل عثمان بہار طبیب مہاراجہ گائیکوار شاہزادہ و سابق مہاراجگان گجرات کاٹھیاواڑ و سندھ تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے بہت سے معزز امراء و راجگان و مہاراجگان کو عام جسمانی کمزوری کا و تقویت اعضاء رئیسہ کے لیے ذیشان حب عنبری کا استعمال کرایا اور نہایت قابل اطمینان اثر پایا۔ میری رائے میں ذیشان حب عنبری کی تقویت دماغ و معدہ مقوی باہ ہی و ممسک ہونے میں کوئی شک نہیں قیمت بحوار گولی کی بہت کم ہے ایک دفعہ کے ذائقہ سے گرویدہ ہونگے۔



پنڈت جی "کیسے ٹھاکر صاحب کدھر بھول پڑے"

اُمیدوار "پاے لاگی۔ مہاراج آپ تو جانتے ہی ہیں میں ہندو ہوں"

مولوی "السلام علیکم! اے جناب کدھر؟"

اُمیدوار "جی کونسل کی ممبری نے مسجد کی طرف راہنمائی کی۔ کیوں حضرت بندہ مسلمان ہے نہ؟"

دواخانہ کیمیا اودھ کے بہترین مرکبات

طلائے مسیحی

یہ وہ بے نظیر طلا ہے جو حکیم مسیح الدولہ مرحوم نے خاقان اودھ کے لیے تیار کیا تھا۔ یہ طلا تعریف سے مستغنی ہے کارخانہ کو اس نسخہ پر بڑا بھروسا ہے۔ فی تولہ ..... سے؎

طلائے جوہری

یہ طلا بھی عجیب افضل ہے اعصاب کو خاص طور پر فائدہ پہنچاتا ہے قیمت فی تولہ ۔

بے نظیر تکمید

اپنی برائے جلد قیمت یہ تکمید جو بیمن کے لیے نہایت مفید ہے قرص نہ معتدی ہو قیمت ۔

طلسمی سفوف

جریان ضعف باہ کثرت احتلام کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے پندرہ خوراکوں میں پورا فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ قیمت پندرہ خوراک .... ۔

سفوف مقوی معدہ

ضعف معدہ بدہضمی کو دور کرتا ہے اور جگر کے ہضم کی خرابیوں کو دفع کرنے میں بے مثل ہے ۱۵ خوراک ..... ۔

سفوف سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک کے لیے بے نظیر ہو فی تولہ ..... ۔

دواخانہ کیمیا سے عرصہ تقریباً دس سال سے طب یونانی کے اہم ترین خدمات زیر سرپرستی مسیح الملک حاذق الملک عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ شاگرد رشید جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب مدظلہ العالی انجام دے رہا ہے۔ باطنی اور نااہل دوا فروشوں نے اپنی نااہلی سے یونانی طب کے اثرات کو کمزور اور فن طب کے عمل اور کامیاب علم کو اس درجہ بدنام کر دیا تھا کہ اب ملک کی توجہ دوسری طب کی طرف نہایت تیزی سے مبذول ہو رہی تھی پبلک کی طب یونانی سے بدظنی حق بجانب تھی جب دواؤں کا اثر بد اطباؤں کے ہاتھوں فنا ہو چکا تو مریضوں کا صحت یاب ہونا بھی دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا تھا ان حالتوں کو دیکھتے ہوئے بعض ہمدردان طب یونانی نے جا بجا زر کثیر صرف کر کے دواخانے کھولے اور الحمدللہ جہاں ان دواخانوں کا فیض ہے وہاں اطبائے یونانی ہر کہیں بیرونی طرز علاج سے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ دواخانہ کیمیا سے اودھ مفردات و مرکبات کی فراہمی اور تیاری میں انتہائی احتیاط و صحت ملحوظ رکھتا ہے۔ اصلی اور عمدہ دوائیں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ مرکبات کی مفصل فہرست ایک کارڈ روانہ کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے چند منتخب اشیاء ذیل میں درج کیے جاتے ہیں امتحان کے لیے طلب فرما کر کارکنان کی ہمت افزائی کرنا پبلک پر فرض ہے۔

ماء اللحم عنبری ۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے دل و دماغ کو تقویت دیتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مسمن و مقوی باہ ہے۔ قیمت فی بوتل .... ۔

معجون مقوی باہ ۔ یہ نسخہ خاص امراض رقت اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے صرف دو ہفتہ استعمال کرنے کے بعد آپ اپنی قوت پر ناز کر سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ .... ۔

طلائے احمر سلطانی ۔ یہ نسخہ عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ مدظلہ العالی کے مجربات صدریہ سے ہے جو کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت جانفشانی سے تیار کیا ہے مقوی اعصاب ہے رطوبات فاضلہ کو دفع کر کے مایوسوں کو خوشی دیتا ہے۔ فی تولہ ... ۔

روغن عنبری ۔ بعض رؤسا شہر کے اصرار سے عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ مدظلہ العالی نے تیل کا نسخہ ترتیب دے کر مرحمت فرمایا ہے اور نہایت محنت سے تیار کیا گیا ہے اسکے ایجاد کی غایت تو بالوں کا بڑھانا ہے اسکے ساتھ ہی دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا خشکی کو دور کرتا اور نیند لاتا ہے بالوں کو بڑھاتا اور جڑوں کو مضبوط کرتا بالوں کی سیاہی اور چمک کو بڑھاتا ہے۔ نقلہ و سرسام یا تاپ محرقہ کے بعد جو بال گر جاتے ہیں اور کسی طرح نہیں بڑھتے یہ تیل ان امراض کی لاثانی دوا ہے آفت زدہ سر کے بالوں کو حیرت انگیز طریقے سے بڑھاتا ہے خوشنما عجیب الخاصیت تیل ہے تجربے سے اوصاف خود ظاہر ہو جائینگے۔ رنگ نہایت دلفریب اور خوشبو از حد بھینی اور مفرح ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ...... ۔

نوٹ ۔ تیل کے لیے ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط اور رعایات خط و کتابت سے معلوم ہونگے۔

(نوٹ) ۔ ہر چیز کی اصل قیمت درج کی گئی ہے محصولڈاک وغیرہ خریدار کے ذمہ ہے اسکے علاوہ اس کارخانہ میں ہر قسم کا شربت، معجونیں، مربہ جات نہایت عمدہ تیار رہتے ہیں۔

سید محمد رضی منیجر دواخانہ کیمیا اودھ وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ

قرص الٰہی

پرانے اور نئے سوزاک اور دائمی سوزاک جو پرانے سوزاک میں صورت اختیار کر لیتے ہیں پندرہ روز میں ان قرصوں اور پچکاری سوزاک سے مکمل فائدہ ہوتا ہے۔ قرص فی ڈبہ ۱۲ اور پچکاری فی ..... ۔

عرق شمسی

یہ عرق طب یونانی کے قابل فخر ایجادات سے ہے عالیجناب حکیم سید صاحب آشفتہ نے ترتیب دیکر یہ نسخہ کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت احتیاط سے کیمیائی اصول کے ساتھ تیار کیا ہے اس عرق سے نفخ شکم، درد، قبض، ریاح بادی، ضعف معدہ، ہر قسم کی بدہضمی، ضعف معدہ، ختلاج، حرارت جگر، حبس ایام سے مروڑی اور مشکل مرض حیرت انگیز طریقہ سے رفع ہو جاتے ہیں ۱۲ ماشہ سے ۲ ماشہ تک بچوں کو اور ۲ ماشہ سے ۱ تولہ تک جوان اور بڑھوں کو دیجیے اگر دو گھنٹہ میں بھوک نہ لگے تو دام واپس۔ قیمت فی بوتل پانچ روپیہ ۔

(نوٹ) اس عرق کی بوتل دن بھر دھوپ میں رکھی جائے اور شب کو سائے میں، اور یہ عرق ان لوگوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیے جن کو دستوں کا مرض ہو۔

اکسیر دمہ

امراض صدر پرانی کھانسی اور دمہ کو ایک ہفتہ میں خاطر خواہ فائدہ پہنچاتی ہے فی درجن .... ۔

مہدی موعود کے خروالا کو ایسا سبک کردیا کہ دعوے کرنے والے پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ یہاں تک کہ مہدی کا اولاد رسول اسد سے ہونا کوئی ضروری شرط نہیں ہے۔ نہ کوئی مقام ظہور ہی معین ہے۔ عرب کا ریگستان اور ہند کا گلستان دونوں مساوی ہیں۔ اب رہے معجزات جنکو علامت نبوت کہتے ہیں تو اُنکی نفی و انکار کی ابتدا خود حکمائے اسلام سے شروع ہوئی ہے جو معجزات بظاہر خلاف قوانین طبیعت و فطرت معلوم ہوئے ان سے انکار کردیا گیا اور وہ کھینچا گیا۔ کیونکر تو پہلی صاحب وارد ملا سجاد صرف پیشگوئی پر موقوف رہا۔ پیشین گوئی سے زیادہ ۲۰ سال کوئی معجزہ نہیں اور یہ ایسا عام معجزہ ہے جو ہر ایک ذی عقل انسان سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ قادیانی جیسے صاحب نے اور زیادہ سکائی سے کہ اگر پردے کو جلایا نہیں تو کسی دشمنوں کو اپنی زبان کی تاثیر بلاد کے موت کے گھاٹ ضرور اتارا۔ ہندوستان کا ہر شخص جانتا ہے کہ پیش گوئی کرنا ہمیں ہند کا پیشہ ہے ہر گلی کوچہ میں ہفتہ کے روز ایک نہ ایک پنڈت جی منہ لٹائے پھرتے ہیں۔

(پنڈت یا مسن۔ جوتشی بچار ہیں۔ تکدیر و تقدیر کا حال بتائیں شگون ساعت کا رکھیں مگر بکل کا بیڑ نام پوچھا اتھرو دیکھا اور زبان قینچی کی طرح چلنے لگی۔ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شپنا (خواب) دیکھ کے مائی تم بھول جاتی ہو کہا وہ شکے نبی نہیں۔ و نگھ بھیشا دیر ہوتا ہے کل تمہاری تکدیر میں بڑا بین لکھا ہے۔ پر مقیر جاہے تو کہیں کی رانی ہوگی۔ دشمن بیکو کینا۔ تلا پر چمک۔ اور جو ہے شوہر بہت اچھی ہے شنکری پر چتے کھانے میں ہے۔ اب تمہیں دن روگ وجوگ کے چلے گئے ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گربھ (حمل) بھی ہے بالک بڑا بھگوان ہوگا شوگ کے دن ج (روز) تین بار گرو تین بار پنڈان (دھرما) بامسن کو دان دیا کرو۔

غرض انکل کی قوت معین اور اس اعجاز میں یوں ہی سا فرق ہے۔ ہمارے پنڈت پرشوتم داس

دھاری کے واسطے پیشین گوئی کا اعجاز کوئی نیا کام نہیں ہے۔ مہدی موعود کے لئے اولاد رسول ہونے کی شرط نہیں ہے۔ موحدین کے دلائل سے ہزاروں کتابیں بھی پڑی ہیں "ہماہیں دین حقیقی"۔ جلدی پروان چڑھ جائے گی اور جیسے علی گرشن اوتار ہیں کے ایک مسلمان نے ہندوؤں کا دل جلایا ہے اسی طرح مہدی یا جیسے ہیں کے پنڈت جی معارضہ مسلمانوں کا دل جلا سکتے ہیں۔ راہ کشادہ ہے۔ دعوے آسان ہے۔ بڑی بڑائی ہو کہ لوگ پاگل کہیں گے۔ تو عقلمندوں کا قول ہو کہ...

اگر دنیا کو امام کے ساتھ گزارنی چاہتے ہو تو لوگوں کے پاگل کہنے پر راضی ہو جاؤ اسلئے کہ عقلمندی کی صفت تکلیف دہ ہے۔

جو مشورہ ہم نے پنڈت جی کو دیا ہے وہ مشورہ مہدی جی کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں۔ کیا سنئے کہ اب معجزات طلبی کا زمانہ نہیں ہے۔

مامون رشید میں جب فلسفہ کی کتابیں ترجمہ کی گئیں تو نبیوں کی بھرمار ہوئی۔ ایک صاحب نے کہا انھوں نے فرمایا موسیٰ کی روح نے مجھ میں حلول کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا تو پھر عصا پھینک کے اژدہا بناؤ۔ نبی صاحب نے کہا آپ انا ربکم الاعلیٰ کہئے تو بندہ ابھی عصا پھینکتا ہے۔ کہا اچھا تو لیجئے یہ خربوزے کا بیج ہے اسکو بو دیجئے اور ابھی اسکی بیل بڑھے اور خربوزے نکلیں۔ فرمایا کہ تین روز کی مہلت۔ خلیفہ نے انکار کیا۔ حضرت نے صورت دیکھی اور گردن ہلائی۔ خلیفہ نے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ خدائے قادر مطلق باوصف قدرت چار مہینے میں بیج سے بیل نکالتا ہے آپ مجھے تین روز کی مہلت نہیں دیتے میں نبی ہوں خدا تو نہیں ہوں۔ خلیفہ نے کہا خیر تو پھر مردے کو زندہ فرما دیجئے۔ نبی صاحب نے تلوار کھینچی اور وزیر کے سر پر ایسا دل بھرے فرمایا یا افضل مردہ کو موجود نہیں ہے وزیر صاحب کو قتل کرکے پھر زندہ کئے دیتا ہوں۔ وزیر نے فریاد کی کہ حضرت میں بغیر معجزہ اقرار کرتا ہوں کہ اشہد انک نبی اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نبی ہو۔ آخر معلوم ہوگیا کہ پیٹ کے

کو مطورے سے نمایاں ہوئی ہے اور اسی کی ہدایت سے آپ نبی بنے ہیں۔ توبہ کروائی گئی اور وظیفہ مقرر ہوگیا

راقم

وہی ظلاسفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

قرقی خوداختیاری قبل از فیصلہ

دکھا تا ری رہا حاکم زبانی ہیچ و خرچ

لیبورے ملک عدم مشہدوانہ مسٹر پیچ

کچہری کے حاکم اپنے فیصلہ میں مداخلت پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی شامت زدہ قبل از وقت اظہار معقولات کا مرتکب ہوتا ہے تو پتہ تو ہیں عدالت سید ھا بڑے گھر بھیجا جاتا ہے۔ واللہ کیا الجھن ہوتی ہوگی جب کوئی حاکم اپنے حکم کے نفاذ سے مجبور ہو جائے خیال کرنے سے قوت متخیلہ کے گلے میں اچھو کا پھندا پڑا جاتا ہے۔ آپ دیکھیے کہ کسی بیچارے مسٹر پیچ آنجہانی سیریاش کے اسسٹنٹ انجنیر تھے ان پر دھوکا دینے کا الزام تھا۔ مقدمہ ختم ہو چکا تھا فیصلہ سنانا باقی تھا کہ ملک الموت صاحب قبل از فیصلہ قرقی نقد جان کا وارنٹ لے کے پہونچے اور روح کو حاکم کال کوٹھری میں بند کر دیا۔

دل کی دل ہی میں رہی بات نہونے پائی

حیف ہے انکو حوالات نہونے پائی

ستوفی ملزم کو لا کھ دوا تا تھا اب کال کی کوٹھری میں ہے اور غالباً یہاں کی جیل سے زیادہ مغرب میں ہے چاہے وہاں جہنم کے انجن میں کوئلہ جھونکنا پڑے۔ اب مجسٹریٹ صاحب اپنے دل میں کہتے ہوں گے

فیصلہ لکھ کے انھیں ہم تو سناتے ہی رہے

پیچ صاحب نہ رکے جان سے جاتے ہی رہے

کاش کوئی دفعہ بھی مجموعہ تعزیرات ہند میں ایسی بھی نکل آتی جو میاں ملک الموت پر نافذ ہو سکتی۔ افسوس دنیا بھر کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ خدا جانے قانون ساز جالس ملک کس مرض کی دوا ہیں جب اتنا سا قانون نہیں بن سکتا تو پھر قانون سازی کا دعویٰ فضول ہے

پگڑی بھی وہیں ہوگی

ایک نبی صاحب جالی کی ٹوپی۔ ٹوپی کاہے کو پگڑی

پٹے بازار ت دور دو پیسے چپے روز میں بڑا کا جھگڑا ہو جا
دو ٹوپی دودھ میں سر پھیر (بالائی) ابت گئی - انیسی صاحب
گھر میں تشریف لائے بی بی نے اعتراض کیا ٹوپی کیا ہوئی
آپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے تھی ہیں؟ اڑ گئی ہو گی
جب چائے پینے بیٹھے تو ٹوپی ہونٹوں سے ٹکرا گئی کہ
بالائی ہے مگر ذری سخت ہے چبا کے نگل گئے - دوسرے
روز بی بی کا دوپٹہ سر سے لپیٹا اندر باہر نکلے ایک چیل نے
جھپٹا مارا اور سر گنجی ہے کے چلتی ہوئی - خیر اس پر آدھا
علم بیچارے بیٹھے سر پر لپیٹ آئے بی بی کی صلواتیں سنیں
اور چپ ہو رہے - آپ جانتے افیمی اور قبض کا مرض
دونوں توام ہیں - قضائے حاجت کے لیے جو بیٹھے تو
غیر منہضم سر پھیر (بالائی) لے سر باہر نکالا حیران ہوئے
کہ یا اللہ یہ کیا بلا ہے کہیں کینچل میں لپٹا ہوا سانپ
تو نہیں ہے بی بی کو آواز دی خدا کے لیے جلدی آؤ
اور چمٹا لیتی آؤ - بی بی آئیں ٹوپی کھینچ کے باہر
نکالی - متعجب ہوئیں - غصہ آیا کہ کمبخت ٹوپیاں
کھا جاتا ہے اب روز نئی ٹوپی کہاں سے آئے گی
جھنجھلا کے کہا - خدا قسم سے سمجھے ٹوپی کھا گئے - اور
یہ تو معلوم ہوا کہ کیا کھا رہے ہو؟ انیسی صاحب نے
اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں دیا - مگر درخواست
کی کہ ملتوی رکھو - بگڑی بھی وہیں ہو گی
اسے ہاں گھڑی گھڑی کیوں دوڑنا پڑے - شاید
وہ بھی نکل آئے ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کپتان رائش مقتول یار چنار کے
بارے میں جو تحقیقات کی گئی ہے اسکا نتیجہ بھی کچھ
ایسا ہی ہے - یعنے کہا جاتا ہے کہ جس بدمعاش شہزادے
نے مسز ایلس مقتولہ کو ہاٹ کو قتل کیا تھا وہی مسٹر ووئس
کا قاتل بھی ہے - ابھی تک اس قیاس نے انہیں کی
ٹوپی کی طرح سر باہر نکالا ہے ممکن ہے کہ پگڑی بھی ہو
لیکن شہادتی ثبوت کا نی نہیں ملا - خدا کرے ایسا ہی ہو
اور جلد سراغ مل جائے ۔

کسی اشنوبا لسنو دس گفتگوے کی کہنم

جب ان اطراف میں پہلے پہل ریل نکلی تو ایک دیہاتی
بلا معاوضہ ٹکٹ سے کے سوار ہونے لگا - جو مسافر پہلے

سے بیٹھے تھے انہیں نے مزاحمت کی اور سوار
نہ ہونے دیا - غریب بڑا خفا ہوا گیلی پر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے
والی ریل ہم ہے تو ہم برابر بھی سے بیٹھے اور بیٹھے
نہیں دیتی - جا ہم بھی تجھ پر سوار نہیں ہوتے ۔
ریل جو کسی کی نشستی ہے ٹھہر گئی ہوئی دیہاتی کا
دو بیٹا ہاتھ سے رینگی - اب ٹرے میاں گھبرائے اور
لگے چیخنے ارے ٹھہر جا ارے ٹھہر جا تجھ وہ نہیں کہتے ہم
میں فرانٹے بھرنے لگی -

ہماری کانگریس بھی خدا رکھے ان بڑے میاں سے
کچھ کم نہیں ہے - آپ اعلان فرماتی ہیں کہ ملک کی
حالت بہت نازک ہے - اے اخبار والو خدا کے لئے رحم
کرنا کہیں جہاں کہیں شروع ہو تو صبر کرو ضبط کرو -
اخباری کا غذ خواہ سیاسی ہوں یا مذہبی اتحاد
و اتفاق قائم کرنا انکا فرض ہے ۔
اخبار نویس کا غذوں پر آپ نے کب توجہ فرمائی؟
جب ریل سیٹی دے کے فراٹے بھرنے لگی! صدہا پرچے
صرف اس غرض سے جاری ہو گئے اور چل بھی نکلے
کہ معاملہ مذہب کا ہے خاموش نشستن گناہ است
جو کام گرنے والے سرکاری کا تھا وہ بے پیسے کوڑی
یہ انجام دے رہے ہیں - آپ لاکھ اری ٹھہر!
اری ٹھہر! کیجیے ریل ہے آدمی نہیں ہے جو سنے -
طرفہ ماجرا یہ ہے کہ دیہاتی بڑے میاں نے گرہ سے
دام خرچ کیے تھے انہیں استحقاق تھا کہ ٹھہر جا ٹھہر جا
کہتے - یہی کانگریس کا یہ حال ہے کہ چندہ لاکھوں کا
حاصل فرمایا مگر نیاز مندان خاص کو جنہوں نے
مقاصد کانگریس کی بے ریا خدمت کی جو کچھ اٹھائی
سرکاری گھڑکیاں جھڑکیاں سنیں کبھی پیٹ کے
دکھایا بھی نہیں - آپ اگر چہ اہل قلم کو آزر بیضہ ہر
معاون نہیں سمجھتیں تو پھر کس کو سمجھتی ہیں؟ کیا آپ
پریس اور قلم کے سوا کوئی اور طاقت بھی رکھتی ہیں جو آپ
کے مقاصد کا اعلان کرے - بی صاحب آپ تو بہت
پوچھو کہ اب آپ ہی بانی جیح جیح اور تقریر بازی
سوا کونسی رہ گئی ہے؟ ابھی آپ تو قلم سے
بھاگ گئیں ان بیچاروں نے آپ کی باتیں نباہیں
اگر یہی گروہ قابل اعانت نہیں ہے تو پھر کون ہے

نہ جانے آپکے عشق میں کتنوں کی جانیں گئی اور کتنے پڑ
سسک رہے ہیں - نہ گئی کوئی انجمن جو ضد کا جواب ہو
ہے نہ ہو سکتے ہیں نہ اخبار ہیں کا شمار کرتے ہیں -
حالانکہ انکی اعانت اس کانگریس کی تقویت ہے - مگر یہی
رنگ میں جو قدیم تر مدعیوں کو مستحق ہو جائیں کوئی ایسے
ہی در پرچے نہیں ہو سکے تو ہم آپ کی ٹھہر جا پکارا
نہیں سنتیں اور کہتی ہیں - پچھی ہماں آج آئے ہم انسو

نیا دور نیا پانی

انگلستان کی پارلیمنٹ بھی توڑ دی گئی اور ہندوستان
کی کونسلیں بھی نیا سال ہے اور نیا دور نیا پانی ہوگا -
پرانے دوست یا دشمن حکومت بھی اور دونوں ملکوں کے سیاسی
دونوں ملک اعتبار سیاسی باسوری کے مرض میں مبتلا ہیں
پاؤں گوے رہتا چکر دی چار ہے ہیں - انگلستان میں جمہور
نے اپنی وہ سر اٹھایا ہے کہ خداوند نعمت کو تارے روز
میں بجائے نظر آنے لگے - جاہ جلالی بالشوزم کا سایہ
ہر ایک خلا سیاسی نے کو دکھائی دیتا ہے - بعض مدبرین یہ بھی
کہتے ہیں کہ ہندوستان بھی اسی لپیٹ میں آ گیا ہے -
مگر کوئی یہ وقت یہ نہیں کہتا کہ ہماری ہوس خود غرضی نے
دنیا کو ہلا دیا ہے - بالشوزم کی چالیں اعتبار کرا دیا اعلیٰ ہے
خود غرضی تنہا فوری قوت پرورش کے آسمان سے ہم پر ٹوٹ
رہے ہیں -

حضرت ابو جعفر ناسازی مزاج نومبر کا ایک ہفتہ تکلیف
میں گزرا - اسکا نتیجہ ہے کہ بجائے ہفتے کے دو شنبہ
اور منگل کو پرچہ کی اشاعت ہوتی ہے - ابھی تک سال
میں کوئی نمبر ناغہ نہیں ہوا ہے - چنانچہ نمبر ۴۶ بابت
۳۰ نومبر آج ۳ دسمبر کو شائع ہوتا ہے - امید
ناظرین صبر کیجیے آپ کا صبر انشاء استوار ہی پرچہ

سال آخر ہے اگر قدیم وضعداری کے خلاف نہ
دیجئے کی توسیع اشاعت میں بھی کچھ نہ ہو سکا
سال بھر میں ایک خریدار بھی آپ سے ممکن
نہیں ؟ - منیجر

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱ ۔ مکان ۔۔۔ وغیرہ کو ہوا ۔۔۔ [illegible]

۲ ۔ گرد و اور گرد ۔۔۔ کیچڑ ۔۔۔ [illegible]

۔۔۔ لوبان ۔ صندل ۔ کافور ۔ ۔۔۔ گندھک ۔۔۔ وغیرہ کا دھواں ۔ [illegible]

۳ ۔ ۔۔۔ کافور کا ہر وقت ۔۔۔ صندل ۔ سیب ۔ گل ۔۔۔ پیاز ۔۔۔ [illegible]

۔۔۔ وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا ۔

۴ ۔ ۔۔۔ ماشہ ۔۔۔ روزانہ صبح کو کھایا جائے ۔ ۔۔۔ ایک رتی ۔۔۔ ایک رتی کا روزانہ ۔۔۔ پانچ تیلیاں ۔۔۔ کی ۲ عدد کالی مرچ پیس کر پینا ۔ [illegible]

۵ ۔ کثرت سے جماع ۔ زیادہ محنت و ریاضت ۔ ۔۔۔ اور رات بیداری سے پرہیز کریں ۔

۶ ۔ ۔۔۔ استعمال کریں ۔۔۔ [illegible]

۷ ۔ ۔۔۔ ترکاریاں ۔۔۔ آلو ۔ بینگن ۔ کدو ۔ ۔۔۔ کھیرا ۔ ۔۔۔ چنے کی دال ۔ ۔۔۔ کی دال ۔ ۔۔۔ مچھلیاں ۔۔۔ دہی ۔ چاول ۔ ۔۔۔ سے سخت پرہیز کریں ۔ [illegible]

۸ ۔ ۔۔۔ سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ [illegible]

۹ ۔ ۔۔۔ عیادت کرنے والے ۔۔۔ مریض کے کپڑے صاف ۔۔۔ [illegible]

۔۔۔ حاذق ۔۔۔ کی جائے ۔

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ سے بلا فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ۔

مرض ہیضہ سے نجات بخشنے والے تیر بہدف ادویہ

جوہر ۔۔۔

یہ دوا ہیضہ ۔۔۔ اکسیر کا کام کرتی ہے ۔۔۔ [illegible]

حب فادزہر

۔۔۔ [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمائیے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنے والے ۔۔۔ مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں ۔۔۔ [illegible]

عرق ہاضم ۔۔۔

یہ عرق ہیضہ ۔۔۔ حفاظت کرتا ہے ۔۔۔ [illegible]

اپنا پتہ و نام صاف لکھیے اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

شرائط ایجنسی

(۱) ۔۔۔ پیشگی ۔۔۔ ہوگا ۔

(۲) ۔۔۔ شدہ کے ۔۔۔ پرچہ کی ۔۔۔ کاٹ لی جائے گی

(۳) ۔۔۔ پرچے ۔۔۔ کی ایجنسی قبول نہ کی جائے ۔

(۴) ۔۔۔ فروخت کرنا ہوگا ۔۔۔ کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا ۔

۔۔۔ [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) ۔۔۔ [illegible]

(۲) ۔۔۔ [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین ۔۔۔ [illegible]

۔۔۔ [illegible]

۔۔۔ [illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ

۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ مطبع ۔۔۔ میں چھپ کر شائع ہوا